اہلِ ایمان کے لیے باعثِ ہدایت ہیں۔

صحابہؓ وصحابیات رضی اللہ عنہم کی سیرت کو اس زاویۂ نظر سے پڑھنا کہ اُس سے ہمارے ایمان کو تازگی اور حرارت ملے، ہر مسلمان کی خواہش اور کوشش ہونی چاہیے۔ جس طرح صحابہ کرامؓ نے مسلمان ہونے کا حق ادا کیا، اسی طرح صحابیاتؓ نے بھی اس حق کو ادا کرنے میں کوئی کسر نہ چھوڑی۔ سیرتِ صحابیاتؓ کی اس تاریخ کو ایک جھلک روشن قندیلیں میں دیکھی جاسکتی ہے۔ ۵۲ صحابیات کے تذکروں پر مشتمل اس کتاب کا اسلوب روایتی سوانح سے قدرے مختلف اور ایک حد تک منفرد ہے۔ اُمہات المومنینؓ (ازواج النبیؐ)، بنات مطہرات (رسول اکرمؐ کی بیٹیوں) اور دیگر اہلِ عزیمت وعظمت صحابیاتِ رسولؐ کے حالات کو تاریخی واقعات کی روشنی میں بیان کیا گیا ہے۔ ہر صحابیہؓ کے تذکرے کے آخر میں چند سطور میں تحریر کا ماحصل دے دیا گیا ہے۔ ہر صحابیہؓ کے امتیازی وصف کو بھی اجاگر کیا گیا ہے۔ اُن کے اعزازات کا بیان بھی ہے۔ اُن کے ذاتی کارناموں کے اعتبار سے بھی اُن کی عظمت پر روشنی ڈالی گئی ہے اور اس پہلو کو بھی ذکر کیا گیا ہے کہ کسی صحابیہؓ کے بھائی، شوہر یا لختِ جگر کے عظیم کردار سے خود اس صحابیہؓ کی عظمت بھی نمایاں ہوتی ہے۔

صحابیات کی یہ سیرت اختصار مگر جامعیت کے ساتھ قلم بند کی گئی ہے۔ تحریر کی روانی اور اسلوب کی یکسانیت آغاز سے لے کر کتاب کے آخر تک ساتھ ساتھ چلتی ہے۔ کتاب کے مطالعے سے اس کا مقصدِ تحریر بخوبی پورا ہوتا ہے۔ ''ان عظیم بناتِ اسلام کے مجرد واقعات بھی ایمان کی بالیدگی کا ذریعہ ہیں اور ہر واقعہ پڑھ کر انسان جھوم اُٹھتا ہے مگر محض واقعات اور سوانح بیان کرنے کے بجاے یہ تمام سوانح آج کے دور میں حاصل ہونے والے درسِ عبرت کی روشنی میں مرتب کیے گئے ہیں۔ ہمارے نزدیک یہ ایک تذکیر کی کتاب ہے۔ اسے اسی نقطۂ نظر سے پڑھنا چاہیے'' (ص ۲۰)۔ (ارشاد الرحمٰن)

اقبال، روح دین کا شناسا، سید علی گیلانی، ناشر: منشورات، منصورہ، ملتان روڈ، لاہور۔ فون: ۰۴۲-۳۵۴۳۴۹۰۹۔ صفحات: ۳۰۴۔ قیمت: ۲۴۵ روپے۔

سید علی گیلانی خطۂ کشمیر میں تحریکِ اسلامی کے سرخیل اور تحریکِ آزادیِ کشمیر کے روحِ رواں ہیں۔ وہ تقریباً ۲۵ سال سے قید و بند کی صعوبتیں برداشت کرتے آرہے ہیں۔ بڑھاپے کے ساتھ عارضۂ قلب اور سرطان جیسی موذی بیماری میں مبتلا ہیں لیکن اس عالم میں بھی ان کے حوصلے

اور جذبے تندرست وتوانا اور مستحکم ہیں جس کی ایک دلیل زیرِنظر کتاب ہے۔

علامہ اقبال کو عام طور پر اُردو شاعری کے حوالے سے جانا جاتا ہے لیکن اقبال کی فارسی شاعری بھی اپنے اندر ان کی شخصیت کا ایک منفرد پہلو رکھتی ہے۔ علی گیلانی نے اقبال کے فارسی کلام سے ان کی شخصیت کے اس منفرد پہلو کو اُجاگر کر کے فی الواقع ایک بڑی خدمت انجام دی ہے۔ یہاں ہمیں اقبال ایک فلسفی اور شاعر سے بڑھ کر احیاے اُمت کے داعی اور نبی کریمؐ کے مشن کے علَم بردار نظر آتے ہیں۔ وہ مسلمان سے کہتے ہیں کہ اے لاالٰہ کے وارث! تو اپنی حقیقت کو پہچان اور دینِ حق کو لے کر اُٹھ، یہی تمھارے تمام مسائل کا حل اور علاج ہے۔

علامہ اقبال کے افکارِ عالیہ کا سرچشمہ قرآن وحدیث ہے۔ زیرِنظر کتاب میں ۱۶ موضوعات کے تحت افکارِ اقبال کی توضیحات شامل ہیں۔ سیدعلی گیلانی نے زمانۂ طالب علمی کا کچھ عرصہ لاہور میں گزارا اور یہیں 'پرندے کی فریاد' اقبال سے ان کے اوّلین تعارف کا سبب بنی۔ وہ لاہور کا ذکر انتہائی محبت سے کرتے ہیں۔ انھوں نے فکرِ اقبال کے ترکیبی عناصر اور اس کے بتدریج ارتقا پر سیر حاصل گفتگو کی ہے اور یہ گفتگو زیادہ تر ان کے شعری شاہ کار جاوید نامہ کے حوالے سے کی گئی ہے۔

جاوید نامہ دراصل ایک تمثیل ہے۔ اس میں اقبال اور رومی مختلف افلاک کا سفر کرتے ہوئے عالمِ بالا میں مختلف شخصیات سے ملاقاتیں کرتے ہیں۔ 'قلزمِ خونیں سے ایک غدار کی فریاد' کے زیرِعنوان گیلانی صاحب نے موجودہ تناظر میں ملک وملّت کے غداروں کو ان کے انجام سے آگاہ کیا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ مشرقی اقوام بالخصوص اہلِ ہندستان بظاہر آزاد ہوچکے ہیں مگر مسلم مشرق اب بھی استعماری قوتوں کے پنجۂ استبداد میں ہے۔ اس دگرگوں صورتِ حال سے چھٹکارے کے لیے ہم افکارِ اقبال کی روشنی میں اپنا لائحۂ عمل مرتب کرسکتے ہیں۔

سیدعلی گیلانی کا خیال ہے کہ تحریکِ آزادی اور تبلیغ دین کے کام میں ہمیں کلامِ اقبال سے استفادہ کرنا چاہیے۔ کیونکہ اقبال روحِ دین کے شناسا ہیں۔ گیلانی صاحب کہیں کہیں اپنے خیالات کا اظہار بھی کرتے ہیں اور شعرِ اقبال سے تائید حاصل کرتے ہیں۔ انھوں نے اسبابِ زوالِ اُمت کی نشان دہی کرتے ہوئے فکرِ اقبال کی روشنی میں ان کا حل پیش کیا ہے۔ ان کے خیال میں فکرِ اقبال ہی دردِ ملّت کا درماں ہے۔